© rasailojaraid.com

افکار و اخبار

☆ میاں محمد عمر چمکنیؒ اور قاضی عبدالحلیم اثرؔ

☆ ڈنمارک کا مرکز ثقافت اسلامی

<u>قاضی عبدالحلیم اثرؔ وضاحت فرمائیں</u> | الحق کے فروری ۱۹۸۳ء کے شمارہ میں جناب عبدالحلیم اثرؔ صاحب کا مضمون بعنوان "مآثر طورو" نظر سے گذرا جس میں ایک ذیلی عنوان "سیادت" کے تحت حضرت میاں محمد عمر چمکنی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے جو تفصیل بیان کی گئی ہے اس کے بارے میں راقم کے نزدیک مندرجہ ذیل امور کی وضاحت ضروری ہے۔

اول یہ کہ جناب اثرؔ صاحب نے حضرت میاں محمد عمر چمکنیؒ کے دادا کلا خان کا نام "عبدالخالق" عرف کلا خان بتایا ہے جو اس سلسلے میں موصوف کا پہلا انکشاف معلوم ہوتا ہے کیونکہ نہ تو یہ نام (عبدالخالق) حضرت میاں صاحب کی اپنی تصنیفات میں کہیں مذکور ہے نہ آپ کی اولاد اور مریدین کی کتابوں میں موجود ہے۔ اور نہ معاصرین اور متاخرین تذکرہ نگاروں کے بیانات میں کہیں اس کا ذکر آیا ہے حتیٰ کہ جناب اثرؔ صاحب نے خود بھی اپنی کتاب "روحانی رابطہ" کے صفحہ ۶۵۷ پر حضرت میاں صاحبؒ کی چار تالیفات یعنی توضیح المعانی، شمائل نبویؐ، المعالی اور ظواہر السرائر کے حوالے سے ان کا شجرہ نسب "محمد عمر بن ابراہیم بن کلا خان" الخ تحریر کیا ہے۔

حضرت میاں محمد عمر چمکنی توضیح المعانی میں اپنا نسب نامہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

"نوم ځما د پلار کوره که ستا وی اوس پکار
نوم مے ابراہیم دے ورته حئ کوم اظہار
پلار د ابراہیم دے کلا خان او کړه یا در
پلار د کلا خان دے فقیر جان چه مقرر"

یعنی میرے باپ کا نام اگر درکار ہے تو میں تم کو بتا دیتا ہوں کہ ان کا نام ابراہیم ہے۔ اور یقین کرو کہ ابراہیم کے باپ کا نام کلا خان ہے۔ اور کلا خان کے باپ کا نام فقیر جان مقرر ہے۔ شمس الہدیٰ (قلمی) کے مقدمہ میں فرماتے ہیں کہ ہذا الکتاب تالیفی واسمی محمد عمر بن ابراہیم بن کلا خان۔ حضرت میاں صاحب چمکنیؒ کے فرزند اکبر حضرت صاحبزادہ محمدیؒ مقاصد الفقہ (قلمی) میں بیان فرماتے ہیں کہ:-

"پلار د ابراہیم خان په کلا خان سره مذکور دے
زوئے د فقیر جان وه دا احوال په دے دستور دے"

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یعنی ابراہیم خان کے باپ کا نام کلاخان بیان ہوا ہے (کلا خان) فقیر جان کا بیٹا تھا یہ احوال اسی طرح بیان ہوئے ہیں۔
علاوہ ازیں حضرت میاں محمد عمر چمکنی اور آپ کے صاحب زادوں نے اپنے نسب نامہ پر مستقل رسالے بھی قلم بند کیے ہیں۔ مگر کسی تحریر میں بھی اپنے جدامجد کلاخان کا نام "عبدالخالق" نہیں بتایا۔
ان تاریخی حقائق کی روشنی میں ہم وثوق کے ساتھ یہ کہہ سکتے ہیں کہ حضرت میاں صاحب چمکنی کے دادا کا نام کلاخان تھا نہ کہ عبدالخالق۔ ورنہ حضرت موصوف کے دستیاب شجرہ ہائے نسب میں ضرور اس کا ذکر آتا۔
دوم یہ کہ جناب اثر صاحب عنوان مذکور کے تحت بیان فرماتے ہیں کہ حضرت میاں محمد عمر چمکنیؒ اپنی پشتو منظوم تالیف "توضیح المعانی" ص ۹ پر لکھتے ہیں کہ:-

"میں نسلاً افغان ہوں لیکن میرے جدامجد دریائے راوی پنجاب کے مغربی کنارے اور شاہراہ شیر شاہ سوری کے شمال میں موضع فرید آباد میں قیام پذیر تھے۔ اس شاہراہ اور فرید آباد کے درمیان ایک موضع سیدان والا ہے جہاں سید محمد گیسو دراز الحسینی کی نسل کے سادات آباد ہیں۔ میرے جدامجد عبدالخالق عرف کلا خان (کلان خان) کی بیوی اسی سیدان والہ کے سادات خاندان سے تھیں اور میرے والد اس سیدہ کے فرزند تھے۔"

مندرجہ بالا پورا بیان حضرت میاں صاحب چمکنی کی کتاب "توضیح المعانی" کی طرف منسوب کیا گیا ہے حالانکہ مذکورہ کتاب میں اس بارے میں صرف یہ تحریر ہے کہ:-

"میں نسباً افغان ہوں میرے دادا کلاخان نے فرید آباد میں سکونت اختیار کی، یہاں وہ سادات خاندان کی ایک خاتون سے رشتۂ ازدواج میں منسلک ہو گئے اس خاتون سے میرے والد ابراہیم پیدا ہوئے۔"

غرض یہ کہ "توضیح المعانی" میں فرید آباد کے محل وقوع، موضع سیدان والہ، نام عبدالخالق، عرف کلا خان (کلان خان) اور موضع سیدان والا میں آباد سادات وغیرہ کا کوئی ذکر موجود نہیں۔ راقم کے نزدیک یہ جناب اثر صاحب کی تحقیق و تخمین کا نتیجہ ہے۔
اس کے علاوہ مضمون نگار نے حضرت میاں صاحب کی جانب منسوب کر کے جو شعر نقل کیا ہے اصل کتاب میں وہ یوں لکھا ہے:-

دی ځما نیکو نه چه پیدا ر سیدے   زهٔ یمه سید پر دے نسبت په وجه دے

ڈاکٹر محمد حنیف البوسی ایٹ پروفیسر اسلامیات اسلامیہ کالج پشاور۔

ڈنمارک کا مرکز ثقافت اسلامیہ | کوپن ہیگن ڈنمارک کے مرکز ثقافت اسلامیہ کا افتتاح ۱۹۷۳ء میں ایک چھوٹی سی عمارت (NORRE SOGADE - 43) میں ہوا تھا۔ جو اب تک مسجد کی حیثیت سے قائم ہے۔ اسلامی سرگرمیوں کی ابتدا اسی مسجد سے ہوئی۔ آہستہ آہستہ مسلمانوں نے اپنے مذہبی فرائض کی ادائیگی میں دلچسپی لی۔ اس لئے

© rasailojaraid.com